Digitized by Khilafat Library Rabwah

کماسی میں دس ہزار احمدیوں نے حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کی

شہر سے پانچ میل دور تک ہزاروں احمدی کئی گھنٹے حضور کے انتظار میں سڑکوں پر جمع رہے

کوکوفو میں ہسپتال کی عمارت کا سنگِ بنیاد، دو زیر تعمیر مساجد میں تختی کی نقاب کشائی

اہلِ غانا نے اپنے پیارے امام کے استقبال میں دیدہ و دل فرشِ راہ کر دیئے، ہزاروں احمدیوں کے والہانہ جوش کے نظارے

اکرا۔ غانا۔ ۲۹ ظہور / اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج جب رات کے وقت کماسی پہنچے۔ تو دس ہزار سے زائد احمدی احباب نے حضور کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ یہ احباب شام تین بجے سے ہی حضور کے استقبال کے لئے یہاں موجود تھے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی حضور کا استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام جو کیبل گرام اکرا سے ارسال کی ہے اس میں حضور کے دورہ غانا کی ایمان افروز تفاصیل بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ کماسی کے احمدی احباب شہر سے پانچ میل دور تک سڑک کے دونوں اطراف میں حضور کا والہانہ استقبال کرنے کے لئے جمع تھے۔ ان احباب نے زوردار اسلامی خیر مقدمی نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا۔ کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ دورہ افریقہ اور خصوصاً دورہ غانا کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی جاتے ہیں۔ غانا کے ہزاروں افریقی احمدی نہایت درجہ ذوق و شوق اور دلی مسرتوں کا اظہار کرتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں سڑکوں پر نکل آتے ہیں۔ اور ہر جگہ پر خیر مقدم کے ایسے ہی مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔

کیبل گرام کے مطابق کماسی پہنچنے کے فوراً بعد حضور ٹی ہوٹل تشریف لے گئے۔ جہاں پر جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دیا گیا تھا۔ اس استقبالیہ میں وزراء، مختلف ممالک کے سفیروں، عیسائی پادریوں اور مسلمان علماء نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مزید تفاصیل بتاتے ہوئے کیبل گرام میں لکھا ہے کہ ۲۱ اگست کو حضور بکوائے میں جماعت کی ایک زیر تعمیر مسجد ملاخطہ فرمانے تشریف لے گئے۔ اور اس کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعد ازاں حضور کوکوفو میں قائم شدہ احمدیہ ہسپتال کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں پر حضور نے اپنے استقبال کے لئے جمع ہونے والے سات ہزار احمدیوں اور غیر احمدیوں سے خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب سے پہلے علاقے کے پیراماؤنٹ چیف نے حضور کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور نے کوکوفو ہسپتال کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا۔ اور ڈاکٹروں کی رہائش گاہ کے بلاک کا افتتاح فرمایا۔ شام کو واپس کماسی تشریف لا کر حضور نے اشانٹی ریجن کے سات ہزار احمدیوں سے احمدیہ سیکنڈری کے کمپاؤنڈ میں خطاب فرمایا۔ تقریر کے بعد حضور نے سکول کا معائنہ بھی فرمایا۔ بعد ازاں حضور احمدیہ مشن ہاؤس بھی تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس تشریف لے جاتے ہوئے حضور نے راستے میں پڑنے والی ایک زیر تعمیر احمدیہ مسجد کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل یبدء و یعید یشاء بعسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اشاعت

تا مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۶ شوال ۱۴۰۰ھ ۔ ۷ تبوک ۱۳۵۹ ہش ۔ ۷ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۰۳

اخبار احمدیہ

۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملنے والے ۳۱ اگست کے پیغام کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل لنڈن میں قیام فرما ہیں۔ افریقہ کا دورہ ختم ہو چکا ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل سے حضور کے دورے میں بے پناہ برکت ڈالے۔ ہمارے پیارے امام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور ہر آن فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ شوال ۱۴۰۰ھ
۷ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا شناسی کا نکتہ

اللہ تعالیٰ کی کامل۔ سچی اور خالص توحید کا عرفان اور لذت بخش چشمہ ہے جس سے ساری عمر بھی پیتے رہیں تو لذت و سرور میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے وجود کی معرفت وہ پُر لطف اور زندگی بخش احساس ہے جس سے انسان زندگی کی کامل ترین مکمل ترین اور اعلیٰ ترین لذت حاصل کرتا ہے۔ لیکن جس طرح سے بازار میں اعلیٰ ترین اور ارفع ترین چیز کی قیمت بھی اسی نسبت سے بلند ترین ہوتی ہے اسی طرح اس لذت و سرور کی اس دُنیا کی تسخیر بھی کوئی معمولی کام نہیں۔ اس میں کئی کٹھن مراحل اور مشکلات سے گذرنا پڑتا ہے۔

انسانی مزاج اور سرشت مشکلات اور رکاوٹوں کو عبور کرنے میں بھی لذت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ وہ انسان جو تاریخ کے صفحات میں اپنا نام محفوظ کرواتے ہیں اور اس چند روزہ زندگی کو یادگار بنانے کی تڑپ اور خواہش رکھتے ہیں وہ تلاش مسلسل کی جستجو اور تڑپ کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دے لیتے ہیں۔ ان کے لئے دُنیا کی اس عظیم ترین لذت کا حصول ایک چیلنج بن کر سامنے اُبھرتا ہے اور وہ لطف و سرور کی اس کائنات کی تسخیر کے لئے ہر چہ بادا باد کہہ کر میدان میں کود پڑتے ہیں اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتے جب تک گوہر مراد سے ان کا دامن بھر نہ جائے۔

لیکن یہ عظیم نعمت اور لازوال دولت حاصل کرنے کا طریق کیا ہے؟ اس اہم کام کے لئے شاید کوشش بھی بہت اہم کرنا پڑے گی۔ اس سلسلے میں بنیادی نکتے کے طور پر ایک نہایت اہم اور گراں قدر نکتے کی طرف یوں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا۔ بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کا نور قلب اور انسان کا کا نشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۵)

اس نہایت اہم اور بنیادی بات میں خدا شناسی کے نہایت لطیف نکات پوشیدہ ہیں۔ یعنی کہ ہم خدا کو کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے اوّل چیز آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت پر غور ضروری ہے۔ اس کے بعد انسان کے دل کی گواہی چاہیئے۔ اور ضمیر کو اس پر صاد کرنا چاہیئے اور اس کے بعد زمین و آسمان کے نظام کی گواہی لینی چاہیئے۔ یہ تینوں مضامین اپنے اندر مطالب و معانی اور علم و عرفان کا ایک بحر بیکراں سمیٹے ہوئے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی ذات کی معرفت اور عرفان چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ قانون قدرت کا مطالعہ کرے۔ انسان کے دل کی آواز کو انسانی نفسیات کے حوالے سے پرکھے اور تیسری بات یہ کہ فلکیات کا مطالعہ کرے اور زمین و آسمان کی پیدائش ترتیب اور تنظیم کا علم حاصل کرے۔ انہی باتوں میں خدا شناسی کا جوہر پوشیدہ ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا یہ کہنا ہے کہ سائنس اسلام کی دشمن نہیں بلکہ خادم ہے۔ فلکیات کا ماہر خدا تعالیٰ کی ذات کا سب سے بڑا قائل ہونا چاہیئے۔ نفسیات کا ماہر انسانی فطرت کی گہرائیوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی کو چھپے دیکھ سکتا ہے۔ یہ معانی و مطالب کے سنگم ہیں۔ انہی سے علم کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔

رُوحوں کی کلی بھی ہے اسی طرح سے کھلتی

انساں کو پسندیدہ ہے بس جینا ہی جینا
مرغوب نہیں موت کا ساغر اُسے پینا

اے کاش وہ سوچے کہ وہ آیا ہے یہاں کیوں
اللہ تعالےٰ اُسے لایا ہے یہاں کیوں

مقصود ہے کیا دُنیا میں پورا اُسے کرنا
بن کر یہاں کس طرح کا انساں ہے اُبھرنا

راز اسکی ترقی کا عبادت میں ہے پنہاں!
رہنا ہے اُسے بن کے یہاں بندۂ رحماں

رحمان خدا کی یہی سُنّت ہے ازل سے
سب پر ہے جہاں میں جو عیاں اس کے عمل سے

ہر آن غذا جسم کو جس طرح ہے ملتی!
رُوحوں کی کلی بھی ہے اُسی طرح سے کھلتی

نازل نہ کبھی ہوتا جو الہام بشر پر
ہوتا نہ وہ اس دُنیا کی ہر چیز سے برتر

جب راہ سے بھٹک جاتی ہے اک دُور کی خلقت
آجاتی ہے پھر جوش میں اللہ کی رحمت

ہر قوم میں یوں اُس کے نبی آتے رہے ہیں
احکام بھی ساتھ اپنے سدا لاتے رہے ہیں

جو بھی کسی روحانی جماعت کا تھا بانی
لاریب تھا اللہ کی رحمت کی نشانی

نانک تھا کہ تھا بدھ وہ، کرشنا تھا کہ راما
دنیا کو پتہ سب نے خدا کا ہی بتایا

سچے تھے وہ لاکھوں کو ہدایت دی انہوں نے
اور ایک خدا سے ہی محبت کی انہوں نے

آخر میں وہ آئے جو ہیں سب نبیوں کے خاتم
مقصود ہر اک قوم کے، سرکارِ دو عالم

دُنیا کے ہر اک فردِ بشر کے لئے رحمت
اک پیکرِ احسان و سخا، مہر و محبت

سردار رسولوں کے ہیں وہ دونوں جہاں میں
بڑھ کر نہیں اُن سے کوئی اس کون و مکاں میں

اُلفت ہے جسے اُن سے، ہے اُلفت ہمیں اُس سے
دشمن ہے جو اُن کا ہے عداوت ہمیں اُس سے

ساتھ اُن کے اتاری گئی قرآنی شریعت
ربانی و فرقانی و لاثانی شریعت

اکمل ہے جو ہر پہلی شریعت سے بہر طور
بھرپور ہے جو رشد و ہدایت سے بہر طور

قرآں میں ہر انساں کی ہدایت کا ہے ساماں
چھوٹے کبھی صدیق نہ قرآں کا دامان

قرآن کہ دُنیا میں رہے گا جو ابد تک
دریائے ہدایت کہ بہے گا جو ابد تک

مانیں کہ نہ مانیں، کوئی اکراہ نہیں ہے
ان باتوں میں میری مگر اشباہ نہیں ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملیشیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور گورو ارجن جی

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ)

(۲)

جہانگیر بادشاہ کا گورو نانک کے بیٹے بابا سری چند کو جاگیر دینا بھی ودوانوں کو مسلّم ہے۔

(اتہاس بابا سری چند صفحہ ۱۱)

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ اکبر بادشاہ نے جہانگیر کو تلقین کی تھی کہ وہ تخت پر بیٹھتے ہی گورو ارجن جی کا کام تمام کر دے جیسا کہ مرقوم ہے۔

مرن کے اکبر نے کہہ کے جہانگیر سمجھانا ہے
پوتھی کے گورو ارجن رہ نہ جائے جہانا ہے
شاہی تاج سنبھال اے تیرے ارجن ماریکانا ہے

(گوربانی گورو تا صفحہ ۳۵)

سکھ ودوانوں کی تحقیق ملاحظہ ہو ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے گورو ارجن جی کو ختم کرنے کی تلقین جہانگیر بادشاہ کو کی تھی اور دوسرے کا بیان ہے کہ اکبر بادشاہ نے جہانگیر سے کہا تھا کہ گورو ارجن جی کو ختم کر دیا جائے یہ سب اس بغض اور عناد کا نتیجہ ہے۔ جو مسلمانوں کے خلاف سکھوں کے دلوں میں ہے

حضرت امام ربانیؒ کے مکتوبات سے یہ امر بھی واضح ہے کہ ان دنوں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی حکومت تھی۔ ہندوؤں کی زیادتیاں حد سے بڑھی ہوئی تھیں۔ اور مسلمانوں کی مساجد کو مسمار کرنا اور مسلمان بزرگوں کے مزاروں کو منہدم کرنا اپنا پیدائشی حق تصور کرتے تھے۔ جیسا کہ امام ربانیؒ فرماتے ہیں:۔

"روائج شریعت غرا مربوط بحسن اہتمام ملاعین عظام است این معنی چندگاہ است کہ ضعف پیدا کردہ است ناچار اسلام ضعیف گشتہ کفار ہند بے تحاشے ہدم مساجد می نمایند و در آنجا تعمیر معبد ہائے خود می سازند و در نامیسر دروں حوض کہ کہیت مسجدی بود و مقبرہ عزیزے آں را ہدم کردہ بجائے آں دیہرہ کلاں راست ساختہ اند و نیز کفار بر ملا مراسم کفر بجا مے آرند مسلماناں در اجرائے احکام اسلام عاجز اند"

(مکتوبات امام ربانیؒ جلد ثانی مکتوب نود و یکم صفحہ ۱۶۲)

اب ہمارے سکھ دوست ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ امام صاحب نے ہندوؤں کی تعدیوں کا جس رنگ میں ذکر کیا ہے اگر وہی صورت کسی سکھ ریاست مثلاً مہاراجہ رنجیت سنگھ یا کسی اور سکھ حکمران کی حکومت میں سکھوں کے لئے پیدا کر دی جائے اور ایسی حالت ہو جائے کہ

"سکھ قوم در اجرائے احکام سکھی عاجز اند"

تو کیا سکھ حکمران ایسی حالت کو چپکے سے برداشت کر لیں گے یہ مسلمانوں کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے گریز نہیں کریں گے۔ سکھوں کی حکومت ہو اور مسلمان انہیں سکھ کے حکموں پر عمل کرنے سے روک دیں تو اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور پھر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسے ہندوؤں کو کافر اور لعین نہ کہا جائے تو انہیں کیا کہنا چاہیئے۔ مسلمانوں کی مساجد کو شہید کرنا اور ان کے بزرگوں کے مزاروں کو مسمار کرنا کافروں اور لعینوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ کیا کسی گوردوارے کو مسمار کرنے والا مسلمان سکھوں سے عزت کروا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں پھر مسلمانوں سے کیوں ایسی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کا احترام کریں۔ ہم تو نہیں سمجھ سکتے کہ گورو ارجن جی نے بت پرستی کی ہو اور مسلمانوں کے مساجد اور مقابر کو منہدم کیا ہو۔ سکھ لوگ خواہ مخواہ ان باتوں کو اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں سکھ تاریخ میں تو یہ بھی مرقوم ہے کہ گورو ارجن جی نے اپنے آپ پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی تھی اور اس طرح اپنی جان دے دی تھی۔

(ہمارا کاش ساکھی دیباچہ صفحہ ۳۵)

گورو ارجن جی کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیاں

سکھ ودوانوں نے خود ہی گورو ارجن جی کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیاں بیان کی ہیں ان سے یہ امر واضح ہے کہ انہوں نے اس وقت کی سیاست میں بھی پورا دخل دیا تھا۔ اور مذہب میں بھی۔ ایک سکھ ودوان پروفیسر کرتار سنگھ جی نے اسی بارے میں یہ بیان کیا ہے:۔

"انہوں (یعنی گورو ارجن جی) نے اپنے دربار کی شاہی دربار جیسی شان و شوکت بنائی اور تنظیم کو ترقی دے کر انہوں نے ایک طرح کی حکومت کا سلسلہ قائم کر لیا۔ جو کہ پورا من ... اور شانتی والا تھا اور جس کے سرتاج سچے بادشاہ گورو جی خود تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ سکھوں نے اس وقت تک مغلیہ حکومت کے اندر سوراج کی تربیت حاصل کر لی تھی۔ اس کے علاوہ گورو ارجن جی نے آئندہ زمانہ میں مشہور ہونے والے سکھ گھوڑ سواروں کی بھی بنیاد رکھی"

(جیون کتھا گورو گوبند سنگھ جی صفحہ ۵)

ایک ہندو ودوان آنند کشور مہتہ جی نے اس بارے میں بیان کیا ہے

"سکھوں نے گورو ارجن دیو کے زمانہ میں آہستہ آہستہ ریاست بنا لی تھی اور اپنے گورو کو سچا بادشاہ (REAL KING) کہنا شروع کر دیا تھا جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں گورو ارجن جی نے سوراج (SELF GOVERNAMENT WITHEN EMPIRE) قائم کیا تھا"

(جیون چرتر گورو گوبند سنگھ جی صفحہ ۵۶)

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"گورو ارجن جی نے ... سکھ دھرم کا جماعتی ڈھانچہ حکومت کی لائنوں پر ڈھالنا شروع کر دیا انہوں نے مالیہ کے مقابلہ پر دسوندھ ادا کرنے اور پہنچانے کی ہدایت جاری کی۔ بادشاہ کی طرف سے جگہ جگہ امیر (ڈپٹی) متعین تھے جنہیں "مسند عالی" کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ گورو جی نے بھی اپنے مسند عالی مقرر کئے اور انہیں بعد کو مسند کہا گیا ..... پانچویں گورو کے زمانہ میں گھوڑے اور ہتھیار رکھنے کا حکم بھی ہو گیا۔ بیساکھی کے موقع پر جسمانی طاقت کے مقابلہ گھوڑے کی سواری اور ہتھیار چلانے کے مقابلے بھی شروع ہو گئے"۔

(رسالہ تخت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۲ء)

سکھ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ خسرو نے جہانگیر کے خلاف بغاوت کی تو وہ گورو ارجن جی کے پاس امداد طلب کرنے کے لئے آیا۔ سردار کپور سنگھ نے خود ہی یہ بیان کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شہزادہ خسرو اچھی طرح جانتا تھا کہ گورو ارجن جہانگیر کے اسلامی شریعت پر حکومت کی بنیاد رکھنے کے خیال کا اشد ترین مخالف ہے نیز گورو ارجن ایسی عظیم اور بے خوف شخصیت کا مالک ہے کہ وہ ایسے وقت میں بھی جبکہ شہنشاہ خود شہزادہ پر بھی فوج کشی کے لئے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے خسرو کو تسلی اور مدد دینے سے دریغ نہیں کرے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔"

(رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۳ء)

الغرض سردار صاحب کو مسلّم ہے کہ گورو ارجن جی نے خسرو کی بغاوت میں مدد کی۔ بعض اور مؤرخین نے بھی بیان کیا ہے کہ گورو جی نے خسرو اور اس کے ساتھیوں کو کھانا کھلایا تھا۔ (گورو پرتاپ سورج سمپادت مہتہ بلے اتہاسک لیکھ ص۲۵۔ جتھیدار جالندھر ۲۴ جون ۱۹۶۶ء اجیت جالندھر ۱۶ جون ۶۲ء۔ گیان امرت امرتسر جون ۱۹۶۵ء، آرسی جالندھر ۱۵ جون ۱۹۵۳ء) اور نقدی سے بھی ان کی مدد کی تھی۔ (تواریخ گورو خالصہ اردو ص۱۰۵)

اس تعلق میں سردار صاحب موصوف نے یہ بھی تسلیم کیا ہے۔

"شہزادہ اور اس کے ساتھیوں کو کھانا کھلانا ہی قانون کی نظروں میں شاہی بغاوت کے مترادف ہے۔"

رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۳ء)

گیانی گیان سنگھ جی کے بقول خسرو نے گورو جی سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ پیش کش کی تھی کہ:۔

"میں جہانگیر پر فتح حاصل کر کے خود بادشاہ بنوں گا اور تمام پنجاب کا علاقہ آپ کے حوالے کر دوں گا"

تواریخ گورو خالصہ ص۷۵۲ پنتھ پرکاش ص۹۶

گورو ارجن جی نے شاید اس پیش کش کی بنا پر ہی خسرو کو قشقہ لگا کر اس کی تاجپوشی کی رسم بھی ادا کر دی تھی۔ بعض لوگوں نے اس سے انکار کرنے کی کوشش کی ہے۔

(مہتہ بلے اتہاسک لیکھ ص۲۶۔ کچھ کو اتہاسک پتر ص۲۶ رسالہ سنت سپاہی نے اس سلسلہ میں دو مرتبہ ایسی تصویریں بھی شائع کی ہیں جن میں گورو ارجن جی کو خسرو کے ماتھے پر قشقہ لگاتے دکھایا گیا ہے گویا کہ گورو جی نے اسے اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا تھا۔ (رسالہ سنت سپاہی امرتسر جون ۱۹۵۹ء و اگست ۱۹۶۰ء)

سردار کپور سنگھ نے اس تعلق میں خود ہی یہ بیان کیا ہے:۔

"باقی رہی تلک لگانے والی بات ..... یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے کہ جب گورو ارجن جہانگیر کے حکم سے گرفتار ہوئے تو گورو صاحب نے کبھی بھی اور کسی وقت بھی شہزادہ خسرو کو اپنے پاس ٹھہرانے اور روٹی کھلانے سے اور اشیرباد دینے سے انکار نہیں کیا

(رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۳ء)

ایک اور سکھ ودوان لکھتے ہیں:۔

"گورو جی نے اسے دیکھا سمجھ کر تسلی دی اور اس کے جوانوں کو روٹی پانی دیا۔ اور کیسر سے اس کے ماتھے پر تلک لگا کر اس کی عزت افزائی کی"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر مئی ۱۹۶۳ء)

جب بادشاہ کو ان باتوں کا علم ہوا کہ گورو ارجن جی سیاست میں دخل دے رہے ہیں اور انہوں نے خسرو کی بغاوت میں مدد کی ہے۔ نیز سردار کپور سنگھ کے بقول گورو ارجن جی جہانگیر کے نظامِ حکومت کے بھی اشد ترین مخالف ہیں اور وہ اسے بدلنے میں کوشاں ہیں۔ تو جہانگیر نے ان کے خلاف ایک حکم جاری کیا جس کے آخر میں یہ مرقوم تھا۔

"فرمودم کہ اورا بہ سیاست و بیاسا رسانند"

(توزک جہانگیری ص۳۵)

سکھ ودوانوں نے عام طور پر اس کے معنی یہی کئے ہیں۔ کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ گورو ارجن جی کو جان سے مار دیا جائے۔ ہلاک کر دیا جائے۔ (گورو پرتاپ سورج سمپادت ص۲۳۲۹ رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۵۱ء۔ اجیت جالندھر ۱۲ جون ۱۹۶۱ء۔ گورمت پرکاش جون ۱۹۶۱ء۔ پرکاش چندی گڑھ جون ۱۹۶۱ء کندن جالندھر ۲۶ مئی ۱۹۶۶ء

سردار کپور سنگھ جی سابق آئی سی ایس نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"جہانگیر کے اس حکم کہ گورو ارجن جی کو یاسا کے مطابق سزا دی جانے کے کیا معنی ہیں،..... گورو ارجن کو سیاست اور یاسا کے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ گورو ارجن کو تکالیف دے کر مار دینا۔ یہ ترجمہ اس حصہ کا بالکل غلط ہے اور اس غلط ترجمہ کی تائید میں کوئی لغوی دلیل سند نہیں ہو سکتی"

(رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۳ء)

یعنی

"سیاست تو عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راج دنڈ (حکومت کی سزا) یا راج بنتے ہیں۔ یاسا منگولین زبان کا لفظ ہے جس کے معنی حکم شاہی یا قانون ہیں۔ یہ یاسا کے لفظی معنی ہیں۔ مگر اس کے اصطلاحی معنے جو سب کو مسلّم ہیں یہ ہیں کہ وہ قانون جسے چنگیز خاں نے رائج کیا۔ یہی صحیح معنے یاسا کے ہیں"

(رسالہ پنج دریا جنوری ۱۹۵۳ء)

پس جہانگیر نے گورو ارجن جی کے لئے جو حکم دیا تھا وہ یہی تھا کہ ان کے سیاسی جرم کی مناسب سزا یاسا قانون کے مطابق دی جائے نہ کہ شریعت کے مطابق اور گورو ارجن جی کو تکالیف دے کر جان سے مار دیا جائے۔

بالکل غلط اور بے بنیاد خیال ہے۔ جہانگیر ایک عادل بادشاہ تھا۔ جس کے بارے میں گورو گوبند سنگھ جی کا یہ ارشاد ہے۔

جہانگیر عادل مرگیسٹو
شاہ جہاں حضرت جو بھیٹو
(دسم گرنتھ صاحب ص۸۳۴)

الغرض عادل جہانگیر کسی بھی شخص کے لئے کوئی ایسی سزا تجویز ہی نہیں کر سکتا تھا۔ جس کے لئے آئین میں گنجائش نہ ہو ایک سکھ ودوان نے اسی تعلق میں یہ بیان کیا ہے۔

"اگر گورو صاحب کی شہادت کو جہانگیر کا حکم سمجھا جائے تو جہانگیر کے زمانہ کی انصاف کی کہانیاں تاریخ سے خارج کرنی پڑیں گی..... جہانگیر کے بارہ میں انصاف اپنے عروج پر تھا۔ اسے گورو ارجن صاحب کو سزا دیتے وقت کوئی نہ کوئی ثبوت انصاف کے سامنے رکھنا پڑتا"

(اجیت جالندھر ۲۴ مئی ۱۹۶۶ء)

الغرض کسی شخص کا یہ کہنا کہ عادل جہانگیر نے گورو ارجن جی کو بے گناہ مروا دیا تھا سراسر غلط اور بے بنیاد الزام ہے سردار کپور سنگھ سابق آئی سی ایس نے اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"جتنی دیر جہانگیر نے گورو ارجن جی کو شہید کر کے اپنا عہد پورا نہیں کیا مجدد کو بے چینی رہی کیونکہ بغیر سکھوں کو ختم کئے اسلام کی تجدید..... ہندوستان میں ناممکن تھی۔" (اسا جی ساکھی دوسرا ایڈیشن ص۲۳)

سردار صاحب موصوف نے جہاں ایک بات چھپانے کی کوشش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ سکھ ودوانوں کے بقول گورو ارجن جی جہاں سیاست میں دخل دیتے تھے اور جہانگیر کے خلاف بغاوتوں میں مدد دینا ایک ضروری فریضہ تصور کرتے تھے وہاں اسلام کی تبلیغ میں بھی روک پیدا کرنا اپنا دھرم سمجھتے تھے۔ اگر کوئی اچھوت کبھی اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہوتا تو گورو صاحب اس میں مزاحمت کرتے اور اسے اسلام قبول کرنے سے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے چنانچہ ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں۔

"ستا گورو جی شودروں ہندوؤں کو بھی مسلمان بننے سے روکتے تھے" (سورات پرکاش جون ۱۹۶۰ء اکال پتریکا جالندھر ۲۰ جون ۱۹۶۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی تاثیرات

(مکرم اظہر احمد صاحب جامعہ احمدیہ)

دعا ایک روحانی ہتھیار ہے جو کبھی کند نہیں ہوتا۔ وہ آسمانی حربہ ہے جو محالات کو ممکنات میں بدل دیتا ہے اس میں وہ تاثیر اور قوت ہے جو شاہوں کو ان کے تختوں سے گرا دیتی اور انہیں تختوں پر گداؤں کو بٹھا دیتی ہے۔ الغرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اب یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے جب یہ وعدہ فرمایا ہے تو کیا اس کی کوئی مثال بھی ہے چنانچہ ہمیں ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے قبول کی قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے دعا کی۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(سورۃ بقرہ آیت ۱۳۲)

کہ اے میرے رب تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں پھلوں سے رزق دے۔ یہ دعا حضرت ابراہیمؑ نے اس وقت کی تھی جب مکہ میں کوئی آبادی نہ تھی بلکہ وہ ایک غیر ذی زرع وادی تھی۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور اب خدا کے فضل سے وہاں دنیا بھر کے میوے اور پھل آتے ہیں اور ایسا شیریں پھل دنیا بھر میں کہیں دستیاب نہیں۔ اور اس شہر کو ایسا امن والا بنایا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بھی پہلے دو حملے ہوئے لیکن دشمنوں نے بغیر جنگ کے شکست کھائی اور اس دعا کے قبول ہونے کا اللہ تعالیٰ نے خود ثبوت مہیا کر دیا۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(سورۃ بقرہ ع ۱۵)

کہ اے ہمارے رب! تو انہیں میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب و حکمت سمجھائے اور ان کو پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ اس دعا کی قبولیت کے متعلق یہ فرمایا۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ

(سورۃ بقرہ ع ۱۸)

جس طرح ہم نے تم میں سے تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی ایک دعا کے متعلق قرآن میں یوں آتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

(آل عمران ۳۹، ۴۰)

تب زکریا نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب تو مجھے بھی اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔ اس پر فرشتوں نے اسے جب کہ وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا نیز سردار اور گناہوں سے روکنے والا اور نیکوں میں سے ترقی کر کے نبی ہوگا۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دعا انتہائی بڑھاپے کی حالت میں کی تھی جب کہ اولاد کا ہونا ناممکن تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور ایک پیارا لڑکا عطا فرمایا۔

اسی طرح جب حضرت مسیح ناصریؑ کو یہود نامسعود نے صلیب پر چڑھا کر مارنا چاہا تو آپ نے بھی اللہ کے حضور رو رو کر یہ دعا کی۔

ایلی ایلی لما سبقتنی (متی ۲۷/۴۶)

اور یہی وہ دعا تھی جس کی بدولت آپ صلیب سے زندہ اتر آئے

اسی طرح جب ابرہہ خانہ کعبہ کو ڈھانے کے ارادہ سے حملہ آور ہونے کی تیاریاں کر رہا تھا تو حضرت عبدالمطلب نے اس سے درخواست کی کہ آپ خانہ کعبہ کو کچھ نہ کہیں اور اس کے گرانے کا ارادہ ترک کر دیں اس نے کہا نہیں میں تو خانہ کعبہ کو ہی گرانے کے لئے آیا ہوں تب حضرت عبدالمطلب کچھ قریشی دوستوں کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس آئے دل میں رقت تھی۔ سونے کا اور دھاتی خانہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ جسکو پکڑ کر دروازہ کھولتے ہیں اسے انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت سوز کے ساتھ دعا کرتے ہوئے یہ شعر کہے

لَاهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ رَحْلَهٗ فَامْنَعْ حِلَالَكَ لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ عَدْوًا مِحَالَكَ

کہ اے اللہ جب بندے کے گھر کو کوئی لوٹنے کے لئے آتا ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو اپنا گھر لوٹنے نہیں دیتا۔ اے رب وہ اس کا گھر ہوتا ہے جس میں وہ آپ رہتا ہے یا اس کے بیوی بچے رہتے ہیں مگر یہ گھر ایسا ہے کہ جس کے متعلق تو نے دنیا کے لوگوں کو کہا ہے کہ آؤ اور یہاں عبادت کرو پس میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو بھی اپنے اس گھر کی حفاظت فرما اور ایسے دشمن کے حملہ سے بچا اے میرے رب کل ابرہہ اپنی صلیبیں اور لشکر لے کر اور اپنی تمام تدبیروں اور قوت اور جلال کے ساتھ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے آئے گا اے خدا ان کی صلیبیں اور فوجیں اور قوتیں تیری قدرتوں اور تدبیروں اور طاقتوں پر کل غالب نہ آئیں۔

چنانچہ اسی دعا کے باعث اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائی اور ابرہہ اپنے لاؤ لشکر سمیت ناکام و نامراد لوٹا۔

اب ہم آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں قبولیت دعا کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے واقعات رونما ہوئے جو آپ کی تضرعات کا نتیجہ تھے۔ جن کے نتیجہ میں اس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا۔ یہ محض آپ کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کرامؓ کی مادی طاقت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی۔ صحیح بخاری میں آتا ہے۔

جب مکہ والوں نے آنحضورؐ کی شدید مخالفت کی اور بار بار عذاب کا مطالبہ کیا تو آنحضورؐ نے دعا کی کہ خدایا ان پر ویسا ہی سات سال قحط نازل فرما جیسا حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں نازل کیا تھا۔ چنانچہ آپ کی بددعا سے حجاز میں ایسا شدید قحط پڑا کہ لوگوں کو مردار، ہڈیاں اور چمڑے تک کھانے پڑے۔ لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور تکلیف کے دور ہونے سے متعلق درخواست دعا کی۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مستورات اپنے اندر زبردست روحانی تبدیلی پیدا کریں

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا لجنہ اماء اللہ پنڈی سے خطاب

۲۱ اگست بروز جمعرات صبح دس بجے مسجد نور میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے ایک تربیتی اجلاس عام کی صدارت فرمائی اور ایک گھنٹہ تک اپنے قیمتی خطاب سے نوازا۔ آپ نے اپنے خطاب میں سورۃ احزاب کی آیت ۳۶ کی تلاوت کر کے فرمایا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم محاسبہ کریں کہ کیا یہ دس صفات اور خصوصیات جو اس آیت میں ایک مومن عورت کی بیان کی گئی ہیں ہمارے اندر ہیں یا نہیں اگر نہیں ہیں تو اپنے اندر یہ صفات پیدا کریں۔ آپ نے اس میں سے ایک ایک خصوصیت کو تفصیلی طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور مقاصد کے ساتھ اسلام کا ایک مقصد حسین معاشرہ پیدا کرنا بھی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات اور اپنے نمونے سے اس حسین معاشرہ کو بنا کر دکھایا جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے روحانیت کے ساتھ دنیا میں بھی بے حساب ترقیاں کیں۔ قرآن کریم نے اس حسین معاشرے کا عورتوں اور مردوں پر ذمہ داریوں کا ایک چارٹ بیان کیا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ آپ خدا کی محبت حاصل کرنا چاہتی ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی تقلید کریں۔ ہر کام کرنے سے پہلے سوچیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے اس کام سے راضی ہوتا ہے یا نہیں ہم سے غلطیاں ہوتی رہیں گی لیکن اگر ہم آنحضورؐ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنے والیاں بنیں تو ہماری نیکیاں ان غلطیوں کو ڈھانپ لیں گی۔ نیکی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ نکلنے دیں۔

آپ نے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو یاد کرایا کہ ہم نے دو عہد کئے ہوئے ہیں۔ ایک عہد بیعت ہے دوسرا عہد لجنہ ہے غور کیجیے کہ کیا ہم ان پر عمل پیرا ہیں کہیں یہ تو نہیں کہ ہم عہد کر رہے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے لیکن عمل اس کے خلاف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی نسل کی اعلیٰ تربیت کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ یہ آئندہ عظیم ذمہ داریاں اٹھانے اور ان سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو سکیں۔

یہ تربیتی اجلاس دس بجے مکرمہ فائزہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ عہد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کی اقتدا میں دہرایا گیا۔ پھر مسز منور اختر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی نے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی خدمت میں استقبالیہ پڑھ کر سنایا جس میں آپ کی مساعی جمیلہ کا مختصراً ذکر کیا اور پنڈی تشریف لانے پر لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی طرف سے خوش آمدید کہا پھر ایک خصوصی استقبالیہ نظم جو حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہنے کے لئے مکرم عبد المنان صاحب ناہید سے لکھوائی گئی تھی خوش الحانی سے عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ نے سنائی پھر سیدہ نسیم سعید جنرل سیکرٹری نے تنظیم نو کے تحت لجنہ کی بسرعت چھ ماہ کی ترقی کا مختصر جائزہ پیش کیا اور مزید کے لئے درخواست دعا کی۔ پھر مکرمہ آسیہ اعجاز صاحبہ، مکرمہ مسز سعادت ملک صاحبہ اور ناصرہ افضل صاحبہ نے تقاریر کیں۔ امۃ الشکور صاحبہ، امۃ العزیز صاحبہ اور بیگم مولوی دین محمد شاہد صاحب مربی واہ نے نظمیں پڑھیں جس کے بعد مکرمہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ ضلع

بقیہ صفحہ ۵ :-

دعا کی تاثیرات

اور پھر اللہ تعالےٰ نے بارشیں نازل فرمائیں اور قحط دور ہوا۔

پھر اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان قبولیت دعا ٹھہرایا گیا۔ آپ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں :-

"میری تیس ہزار دعائیں کم از کم قبول ہوئیں"
(ملفوظات جلد اوّل)

اور ان میں سے بعض کی قبولیت تو محیر العقول ہے ایک دفعہ عبد الکریم نامی ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا اس کو علاج کی غرض سے کسولی بھیجا گیا چنانچہ وہ وہاں سے تندرست ہو کر آ گئے لیکن بعد میں دیوانگی کے آثار نمودار ہونے لگے چنانچہ کسولی تار دیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ اب عبد الکریم کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا فرمایا کہ اب ہم اس کے لئے دعا کریں گے۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اور وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئے۔ اسی لئے آپ فرماتے ہیں :-

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھاتے رہے اس کا اصل منبع یہی دعا ہے"
(برکات الدعا صفحہ ۶)

پھر فرماتے ہیں :-

"جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں"
(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸)

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بھی یہ نشان عطا کیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں :-

"میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکار کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

درخواستِ دعا

برادرم مکرم محمد رفیع صاحب کارکن نظارت امور عامہ ۲۵ اگست سے بخار، کھانسی و بخار بیمار ہیں۔ بخار میں افاقہ ہے لیکن کھانسی ابھی ہے کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔
(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

(۲) میری ممانی کیسی کی تکلیف کی وجہ سے اور میرے ماموں اور والدہ محترمہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں احباب انکی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا فرمائیں (عبد الرشید تبسم کارکن وقف جدید ربوہ)

۱۴۔ مرکزیہ جن کو اس دورے میں حضرت سیدہ مدظلہا العالی کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے تربیتی تقریر کی جس میں پردے پر آپ نے بہت زور دیا۔ عید اور گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے کافی خاندان پنڈی سے باہر تھے اس کے باوجود حاضری تین سو سے اوپر تھی۔ واہ سے ۲۵ لجنات گوجر خاں سے ۳ ٹیکسلا سے ۵ اور اسلام آباد سے ۱۰ ممبرات نے شرکت کی۔

جنرل سیکرٹری کے شکریہ کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے لمبی دعا کرائی اجلاس کے بعد ممبرات کو صفوں میں ترتیب دیا گیا اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے تمام احمدی مستورات سے مصافحہ فرمایا۔ اور کلوا جمیعاً پر عمل کرتے ہوئے عہدیداران لجنہ اور مہمانوں کو حضرت سیدہ مدظلہا العالی کے ساتھ کھانے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(سیدہ نسیم سعید جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصول ٹارگٹ کے لئے مسابقت الی الخیرات

تحریکِ جدید کے چھیالیسویں ۴۶ سال کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی بجائے اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے بغرض دعا و فروغ جذبہ مسابقت الی الخیرات معاونین خصوصی کی گیارہویں قسط ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

(معاونین خصوصی جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر)

مکرم	چوہدری عبد النور صاحب	راولپنڈی	۳۰۰۰/-	روپے
"	مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ	"	۲۱۰۰/-	"
"	قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۸۰۰/-	"
"	ڈاکٹر ایم اے نعیم صاحب	"	۱۵۶۰/-	"
"	ضیاء محمد صاحب	"	۱۳۲۰/-	"
"	چوہدری عبد الواحد صاحب درک	"	۱۲۰۰/-	"
"	خواجہ نصیر احمد صاحب، خواجہ رشید احمد صاحب			
	خواجہ بشارت احمد صاحب	راولپنڈی	۱۰۱۰/-	"
"	میاں جمال الدین صاحب امینی	"	۱۰۰۰/-	"
"	خواجہ ڈاکٹر محمد افضل صاحب	"	۱۰۰۰/-	"
"	چوہدری عبد الغفور صاحب	"	۱۰۰۰/-	"
"	خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار	"	۱۰۰۰/-	"
"	چوہدری ظہور احمد صاحب	"	۷۰۰/-	"
"	ملک محمود احمد صاحب سول لائنز	"	۶۰۱/-	"
"	کیپٹن طاہر محمود صاحب چیمہ	"	۵۰۰/-	"
"	میاں عبد القدوس صاحب	"	۵۰۰/-	"
"	خواجہ عبد المنان صاحب	"	۵۰۰/-	"
"	قریشی محمد حنیف صاحب	"	۵۰۰/-	"
"	چوہدری اسلم حیات صاحب	"	۵۰۰/-	"
"	ڈاکٹر شریف احمد صاحب ناصر	"	۵۰۰/-	"
"	مبارک احمد صاحب پراپرٹی ڈیلر	"	۵۰۰/-	"
"	چوہدری محمد آصف صاحب	"	۵۰۰/-	"
"	محمد احمد صدیقی اینڈ برادرز	"	۵۰۰/-	"
"	کرنل نذیر احمد صاحب	"	۵۰۰/-	"
"	محمد طلحہ صاحب	"	۵۰۰/-	"

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام ایک انعامی مقابلہ مضمون نویسی کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ یہ مقابلہ اجتماع پر ہونے والے مقالہ نویسی کے مقابلہ کی جگہ لے گا۔ اس مقالہ کا عنوان "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والی مقالہ نگاروں کو بالترتیب ۳۰۰/-، ۲۰۰/- اور ۱۰۰/- روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

ہدایات: (۱) مقالہ پانچ تا ہزار الفاظ پر مشتمل ہو (۲) مقالہ خوشخط لکھا ہو۔ (۳) مقالہ کے آخر میں ان کتب کی فہرست دی جائے جو زیر مطالعہ رہی ہوں (۴) مقالہ میں درج شدہ اقتباس کا مکمل حوالہ درج ہو (۵) مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انٹرویو دینی معلومات

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر انٹرویو دینی معلومات کے سوالات ان کتب سے بھی پوچھے جائیں گے جو دوران سال مطالعہ کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے والی ممبرات کوئی سی دو کتب کی تیاری کر لیں۔ انہی میں سے سوالات پوچھے جائیں گے۔ علاوہ ازیں اس مقابلہ میں حصہ لینے والی ممبرات مطالعہ الفضل کی طرف بھی توجہ دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھتیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ابھی سے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔

قائدین کرام مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین، زعماء اعلیٰ / زعماء توجہ فرمائیں

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کے اسماء ۱۵ اکتوبر تک دفتر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے خالو جان صوبیدار محمد احمد خان صاحب ناصر آباد کالونی ربوہ میں ۷ اگست ۱۹۸۰ء بروز اتوار صبح ۳ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۵۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت خوش اخلاق اور شیریں زبان تھے ہر ایک کے ساتھ محبت اور نرمی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ رات ۱۱ بجے ساتھ والے گھر میں جھگڑا ہو گیا۔ ان کی آپس میں صلح کروائی۔ اور ۱۲ بجے تک ان کے پاس بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ رات ایک بجے بارش ہوئی اپنی چارپائی خود اپنے کمرے میں لے گئے اور صبح ۳ بجے سب سے ناطہ توڑ کر اپنے خدا کے پاس پہنچ گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ چار لڑکیاں تین لڑکے ایک نواسی اور ایک پوتا چھوڑے ہیں۔

اسی دن مغرب کی نماز کے بعد مسجد المہدی میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب متعلقین کو صبر جمیل اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(داؤد احمد بھٹی ابن چوہدری محمد حنیف صاحب بھٹی دارالرحمت غربی ربوہ)

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں، چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کامیابی کیلئے دعاؤں اور عبادات کا پروگرام

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

(درثمین)

ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اس عظیم منصوبہ کی کامیابی کے لئے ہم اپنے بے انتہا کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے مولیٰ کریم کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ اور اس پروگرام پر عمل جاری رکھیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جاوے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳۔۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶۔ ان کے علاوہ اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو کامیاب کرے۔ اور ہم شاہراہِ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اے اللہ کر یہ کر قبول۔

(خاکسار سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

کماسی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال۔ بقیہ صفحہ اوّل

اہل غانا کے جوش و جذبہ اور حضور سے محبت کا عالم دیدنی تھا۔ مشن ہاؤس کے راستہ میں احمدی مرد و عورت اور بچے حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع تھے اور پُرجوش والہانہ نعرے لگا رہے تھے۔ حضور نے مشن ہاؤس میں تشریف لے جانے کے بعد مشن ہاؤس کی بالکونی سے ہاتھ ہلا ہلا کر خیر مقدمی نعروں کا جواب دیا۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ اہل غانا نے جس محبت و پیار اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ حضور کا استقبال کیا ہے۔ اس کا صحیح بیان وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے غانا میں حضور کے استقبال کے نظارے دیکھے ہیں۔

احمدیہ سکول کے وسیع کمپاؤنڈ میں حضور نے نماز مغرب پڑھائی۔ جس میں ہزارہا احمدیوں نے شرکت کی۔ ۲۷ اگست کو حضور کماسی سے اکرا واپس تشریف لے آئے۔ اکرا واپسی پر حضور بذریعہ کار تشریف لائے۔ راستے میں آنے والے ہر گاؤں اور بستی کے احباب نے انتہائی والہانہ انداز میں حضور کا خیر مقدم کیا۔

غانا کے ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں حضور کی بابرکت آمد کا خصوصی اور بالتفصیل تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ اہل غانا اس بات پر فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں کہ حضور ان کے ملک میں تشریف لائے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے مقاصد دینیہ اور اسلام کی سربلندی کے لئے حضور کی دن رات کوششوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کے دورہ ۱۹۸۰ء کے زیر دست انقلابی نتائج مرتب کرے اور دنیا کو سچے خدا اور اس کے حقیقی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ لگے۔ آمین۔

بجلی کی بندش سے تکالیف میں اضافہ

ربوہ ۲ ستمبر۔ ربوہ میں بجلی بند ہونے کا سلسلہ روز بروز تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ کل ۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کو رات اور پھر دن کے وقت کئی محلوں میں بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہی۔ دارالنصر میں صبح سے لیکر مغرب کے بعد تک سارا دن بجلی غائب رہی۔ اس کے بعد آج علی الصبح دو بجے سے لے کر دن چڑھنے کے بعد تک بجلی کی رَو منقطع ہے۔ یہ سلسلہ اہالیان ربوہ کے لئے پریشانی میں دن بدن اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ ۸۰ء جس سے مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ اہل ربوہ نے محکمہ بجلی

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ مکرم میاں اصغر علی صاحب آف گلوب ٹمبر کارپوریشن لاہور کی صحت آج کل بعارضہ دل ناساز ہے۔ احباب جماعت سے والدہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز کاروباری مشکلات درپیش ہیں۔ اس کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

طارق محمود طاہر
ابن میاں اصغر علی صاحب
گلوب ٹمبر کارپوریشن لاہور

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ — چوک گھنٹہ گھر
ربوہ — بالمقابل ایوانِ محمود

برائے فروخت
شیخوپورہ شہر میں ریلوے روڈ اور فیصل آباد روڈ کے سنگم میں۔ اہم لے اور ایک کنال کے پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں۔ احمدی احباب کے لئے خاص رعایت ہے۔ جنرل بس سٹینڈ بالکل قریب ہے۔
رابطہ کیلئے:
۱۔ قاضی بشیر احمد ایڈووکیٹ کمرہ ۴ ضلع شیخوپورہ
۲۔ نعیم احمد قاضی نشتر روڈ شیخوپورہ محلہ بنجرانوالہ

فوری ضرورت
ٹیم کنسٹرکٹر لمیٹڈ پراپرٹی ڈیلرز رحمت بازار کو ایک روزگار کارکن کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات مجھ سے رابطہ قائم کریں۔
پروپرائیٹر۔ شریف احمد بھٹی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

درجنی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵